

721

- امام علی (ع)

!

رسول اکرم کی توصیف کرتے ہوئے... آپ سب سے زیادہ سخی و کریم، سب سے زیادہ وسیع الصدر، سب سے زیادہ صادق اللہجہ، سب سے زیادہ نرم دل اور سب سے بہتر معاشرت رکھنے والے تھے، انسان پہلی مرتبہ دیکھتا تو ہیبت زدہ ہوجاتا تھا اور ساتھ رہ جاتا تھا تو محبت کرنے لگتا تھا۔ (سنن ترمذی

5

ص

599

/

3638

از ابراہیم بن محمد)۔

722

- امام حسن (ع)

!

میں نے اپنے خال ہند بن ابی ہالہ التمیمی سے دریافت کیا کہ پیغمبر اسلام کی گفتگو کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے کہا کہ حضرت ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے، فکر میں غرق رہتے تھے، کبھی آپ کے لئے راحت نہ تھی لیکن بلاضرورت بات نہیں کرتے تھے اور دیر تک ساکت رہا کرتے تھے، کلام اس طرح کرتے تھے کہ پورا منہ نہیں کھولتے تھے، نہایت جامع کلمات استعمال کرتے تھے جس میں ہر کلمہ حرف آخر ہوتا تھا کہ نہ فضول اور نہ کوتاہ، اخلاق انتہائی متوازن کہ نہ بالکل خشک اور نہ بالکل جبروت نعمتیں معولی بھی ہوں تو ان کا احترام کرتے تھے اور کسی شے کی مذمت نہیں کرتے تھے، کسی ذائقہ کی نہ مذمت کرتے تھے اور نہ تعریف، دنیا اور امور دنیا کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے لیکن حق پر آنچ آجاتی تھی تو پھر کوئی آپ کو نہیں پہنچاتا تھا اور رجب کسی غضب کیلئے اٹھ جاتے تھے تو بغیر کامیابی کے بیٹھتے بھی نہیں تھے، لیکن اپنے معاملہ میں نہ غصہ کرتے تھے اور نہ بدلہ لیتے تھے، جب کسی کی طرح اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی سے، تعجب کا اظہار کرتے تھے تو اسے الٹ دیتے اور بات کرتے تھے تو اسے ملالیتے تھے اور داہنی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دبا تے تھے، ناراض ہوتے تھے تو بالکل قطع تعلق کر لیتے تھے اور خوش ہوتے تھے تو نظریں نیچی کر لیتے تھے، خوشی میں اکثر اوقات صرف تبسم فرماتے تھے اور دندان مبارک موتیوں کی طرح نظر آتے تھے۔ (دلائل النبوة بیہقی

1

ص

286

، شعب الایمان

2

ص	
154	
/	
1430	
، الطبقات الكبرى	
1	
ص	
222	
، تہذیب الڪمال	
1	
ص	
214	
، عیون اخبار الرضا (ع)	
1	
ص	
317	
/	
1	
، معانی الاخبار	
81	
/	
1	
روایت	
اسماعیل بن محمد بن اسحاق ، مكارم الاخلاق	
1	
ص	
43	
/	
1	
از كتاب محمد بن ابراهيم بن اسحاق ، حلیة الابرار	
1	
ص	
171	
-(
723	
- امام حسین (ع)	
!	

میں نے اپنے پدر بزرگوار سے رسول اکرم کی مجلس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا ہمیشہ ذکر خدا کے ساتھ ہوتا تھا، جہاں دوسروں کو رہنے سے منع کرتے تھے وہاں خود بھی نہیں رہتے تھے، کسی قوم کیساتھ

بیٹھ جاتے تھے تو آخر مجلس تک بیٹھے رہتے تھے اور اسی بات کا حکم بھی دیتے تھے ، تمام ساتھ بیٹھنے والوں کو ان کا حق دیتے تھے اور کسی کو یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے کہ دوسرے کا مرتبہ زیادہ ہے۔ کسی کی ضرورت میں اس کے ساتھ اٹھتے یا بیٹھتے تھے تو جب تک وہ خود نہ چلا جائے آپ الگ نہیں ہوتے تھے، اگر کوئی شخص کسی حاجت کا سوال کرتا تھا تو اسے پورا کرتے تھے یا خوبصورتی سے سمجھا دیتے تھے ، کشادہ روئی اور اخلاق میں تمام لوگوں کو حصہ دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کی حیثیت ایک باپ کی تھی اور تمام لوگ حقوق میں برابر کی حیثیت کے مالک تھے، آپ کی مجلس حلم، حياء، صبر اور امانت کی مجلس تھی جہاں نہ آوازیں بلند ہوتی تھیں ، نہ کسی کو برا بھلا کہا جاتا تھا، نہ کسی غلطی کا مذاق اڑایا جاتا تھا ، سب برابر کا درجہ رکھتے تھے فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر تھی ، سب متواضع افراد تھے، بزرگوں کا احترام ہوتا تھا، بچوں پر مہربانی ہوتی تھی ، حاجت مندوں کو مقدم کیا جاتا تھا اور مسافروں کا تحفظ کیا جاتا تھا۔

میں نے عرض کی کہ ہمنشینوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا تھا؟ فرمایا ہمیشہ کشادہ دل رہتے تھے، اخلاق میں سہل ، طبیعت میں نرم ، نہ ترشرو بدخلق ، نہ حرف بدکہنے والے ، نہ عیب نکالنے والے، نہ بے تکا مذاق کرنے والے ، جس چیز کو نہیں چاہتے تھے اس سے چشم پوشی فرماتے تھے، نہ مایوس ہوتے تھے اور نہ اظہار محبت فرماتے تھے ، تین چیزوں کو اپنے سے الگ رکھتے تھے ، بیجا بحث ، زیادہ گفتگو، بے مقصد کلام، اور تین چیزوں سے لوگوں کے بارے میں پرہیز فرماتے تھے، نہ کسی کی مذمت اور سرزنش کرتے تھے، نہ کسی کے اسرار کی جستجو فرماتے تھے اور نہ امید ثواب کے بغیر کسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے، جب بولتے تھے تو لوگوں اس طرح خاموش سر جھکا لیتے تھے جیسے سروں پر طائر بیٹھے ہوں اور جب خاموش ہوجاتے تھے تو لوگ بات کرتے تھے لیکن جھگڑا نہیں کرسکتے تھے ، کوئی شخص کوئی بات کرتا تھا و سب سنتے تھے جب تک بات ختم نہ ہوجائے، ہر ایک کو بات کہنے کا موقع ملتا تھا اور سب ہنستے تھے تو آپ بھی

مسکراتے تھے اور سب تعجب کرتے تھے تو آپ بھی اظہار تعجب کرتے تھے، کوئی اجنبی بے تکی بات کرتا تھا یا غلط سوال کرتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب کی حاجت مند کو سوال کرتے دیکھو تو عطا کرو، مسلمان کے علاوہ کسی سے تعریف پسند نہیں فرماتے تھے کسی کی بات کو قطع نہیں فرماتے تھے اور جب وہ حد سے تجاوز کرتا تو منع فرماتے یا کھڑے ہوکر بات ختم کردیتے تھے۔ (دلائل النبوة بیہقی

1

ص

290

-(

724

- معاویہ بن وہب امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضور نے ابتدائے بعثت سے آخر عمر تک کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور نہ کسی شخص کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے، مصافحہ کرتے تھے تو اس وقت تک ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب تک وہ خود نہ کھینچ لے ، کسی کی برائی پر اسے برائی سے بدلہ نہیں دیا کہ پروردگار نے فرمادیا تھا کہ برائی کا دفاع اچھائی سے کرو، کسی سائل کو رد نہیں فرمایا، کچھ تھا تو دیدیا ورنہ کہا انتظار کرو اللہ دے گا ، اللہ کے نام پر جو کہہ یا خدا نے اسے پورا کردیا یہاں تک کہ جنت کا بھی وعدہ کر لیتے تو خدا پورا کر دیتا۔ (کافی

8

ص

164

/

175

-(

725

-خارجہ بن

زید!

ایک جماعت میرے والد زید بن ثابت کے پاس آئی اور اس نے سوال کیا کہ ذرا رسول اکرم کے اخلاق پر روشنی ڈالیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے ہمسایہ میں تھا، جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو مجھے لکھنے کے لئے طلب فرمایا کرتے تھے اور میں لکھ دیا کرتا تھا، اس کے بعد ہم لوگ دینا، دین یا کھانے پینے کی جو گفتگو کرتے تھے آپ ہمارے ساتھ شریک کلام رہا کرتے تھے... (السنن الکبریٰ

7

ص

83

/

13340

-(

726

- ابن شہر

آشوب!

رسول اکرم کے پاس جب بھی کوئی شخص آتا تھا اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے تو نماز کو مختصر کر کے اس سے دریافت کرتے تھے کیا کوئی ضرورت ہے؟ (مناقب

1

ص

147

-(

727

- جابر بن

عبداللہ!

رسول اکرم سفر میں ہمیشہ پیچھے رہا کرتے تھے تا کہ کمزور کو سہارا دے سکیں اور اپنے ساتھ سوار کرسکیں۔ (السنن الکبریٰ

5

ص

422

/

10352

-(

728

- ابوامامہ سہل بن حنیف الانصاری، بعض اصحاب رسول کی زبان سے نقل کرتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کے مریضوں کی عیادت اور کمزوروں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے، جنازہ میں شرکت کرتے تھے اور خود نماز جنازہ ادا کرتے تھے، ایک مرتبہ عوالی کی ایک غریب عورت بیمار ہوگئی آپ برابر اس کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو میرے بغیر دفن نہ کرنا، میں اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤں گا۔

اتفاق سے اس کا انتقال رات میں ہوا اور لوگ جنازہ کو مسجد رسول کے پاس لے آئے لیکن جب دیکھا کہ حضور آرام

فرما رہے ہیں تو جگانے کے بجائے نماز پڑھ کر دفن کر دیا، دوسرے دن جب رسول اکرم نے خیریت پوچھی تو صورت حال بیان کی گئی ، آپ نے فرمایا کہ ایسا کیوں کیا ؟ اچھا اب میرے ساتھ چلو،

سب کو لے کر قبرستان پہنچے اور قبر باقاعدہ نماز جنازہ ادا فرمائی اور چار تکبیریں کہیں ۔ (السنن الکبریٰ)

4

ص

79

/

7019

-(

729

-

انس!

رسول اکرم سب سے زیادہ لوگوں پر مہربان تھے، سردی کے زمانہ میں بھی چھوٹے بڑے ، غلام و کنیز سب کے لئے پانی فراہم کرتے تھے تا کہ سب منہ ہاتھ دھولیں، جب کوئی شخص کوئی سوال کرتا تھا تو سنتے تھے اور اس وقت تک منہ نہ پھیرتے تھے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ، جب کسی شخص نے ہاتھ پکڑنے کا ارادہ کیا تو ہاتھ دیدیا اور اس وقت تک نہ چھڑا یا جب تک اس نے خود نہ چھوڑ دیا ۔ (حلیۃ الاولیاء)

3

ص

26

-(

730

- امام علی (ع)! پروردگار کریم ، حلیم ، عظیم اور رحیم ہے اس نے اپنے اخلاق کی رہنمائی کی ہے اور اس اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور لوگوں کو آمادہ کیا ہے تو ہم نے اس امانت کو لوگوں تک پہنچا دیا اور بلاکسی نفاق کے اس پیغام کو ادا کر دیا اور اس کی تصدیق کی اور بلاکسی شک و شبہ کے اسے قبول کر لیا (تحق العقول ص

175

، بشارة المصطفیٰ ص

29

روایت کمیل)۔

731

- امام علی (ع)

-(

رسول اکرم وہ مظلوم تھے جن کے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا تھا حالانکہ آپ کے احسانات فریش ، عرب ، عجم سب کے شامل حال تھے، اور سب سے زیادہ نیکی کرنے والے تھے، یہی حال ہم اہلبیت (ع) کا ہے کہ ہمارے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا ہے اور یہی حال تمام نیک مومنین کا ہے کہ وہ نیکی کرتے ہیں لیکن لوگ قدر دانی نہیں کرتے

ہیں

- (علل

الشرائع

560

/

از حسین بن موسیٰ عن الکاظم (ع)

((

-

732

- امام علی (ع)

!)

ہم اہلبیت (ع) کے سامنے جب بھی حق آجاتا ہے ہم اس سے متمسک ہو جاتے ہیں۔ (مقاتل الطالبین ص

76

از سفیان بن اللیل۔)

734

- مصعب بن

عبداللہ!

جب دشمنوں نے چاروں طرف سے امام حسین (ع) کو گھیر لیا تو آپ رکاب فرس پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خاموش رہنے کی دعوت دی ، اس کے بعد حمد و ثناء الہی کر کے فرمایا کہ مجھے ایک ناتحقیق باپ کے ناتحقیق بیٹے نے دورا ہے پر کھڑا کر دیا ہے کہ یا تلوار کھینچ لوں یا نلت برداشت کروں اور نلت برداشت کرنا میرے امکان میں نہیں ہے، اسے نہ خدا پسند کرتا ہے اور نہ رسول اور نہ صاحبان ایمان، نہ پاک و پاکیزہ گودیاں اور طیب و طاہر آباء و اجداد کسی کو یہ برداشت نہیں ہے کہ میں آزاد مردوں کی طرح جان دینے پر نلیلوں کو اطاعت کو مقدم کروں۔ (احتجاج

2

ص

97

/

167

-(

735

- امام زین العابدین (ع)

!)

پروردگار نے ہمیں حلم، علم، شجاعت، سخاوت اور مومنین کے دلوں میں محبت کا انعام عنایت فرمایا۔ (معجم احادیث

المہدی (ع)

3

ص

200

، منتخب الاثر

172

/

96

-(

736

-

ابوبصیر!

میں نے امام باقر (ع) سے عرض کی کہ رسول اکرم ہمیشہ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے؟ فرمایا بیشک ہر صبح و شام ہم بھی بخل سے پناہ مانگتے ہیں کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ جو نفس کے بخل سے محفوظ ہو گیا وہی کامیاب ہے۔ (علل الشرائع

548

/

4

، قصص الانبياء

118

/

118

-(

737

- امام صادق (ع)

!

ہم اہلبیت (ع) جب کسی شخص کے خیر کو خود جان لیتے ہیں تو پھر ہمارے خیال کو لوگوں کی باتیں تبدیل نہیں کرسکتی ہیں۔ (بصائر الدرجات ص

1362

از داؤد بن فرقہ)۔

738

-

حریر!

امام صادق (ع) کی خدمت میں جہینہ کی ایک جماعت وارد ہوئی ، آپ نے باقاعدہ ضیافت فرمائی اور چلتے وقت کافی سامان اور پدایا بھی دیدیے لیکن غلاموں سے فرمادیا کہ خبردار سامان باندھنے ، سمیٹنے میں ان کی مدد نہ کرنا ، ان لوگوں نے گزارش کی کہ فرزند رسول ! اس قدر ضیافت کے بعد غلاموں کو امداد سے کیوں روک دیا ؟ فرمایا، ہم اپنے مہمانوں کی جانے میں امداد نہیں کرتے ہیں

۔ (ہمارا منشاء یہی ہوتا ہے کہ مہمان مقیم رہے تا کہ صاحب خانہ میزانی کی برکتوں سے مستفید ہوتا رہے) (امالی

صدوق

437

/

9

، روضة الواعظین ص

233

-(

739

- اللہ کے صالح اور متقی بندوں کے اخلاق میں تکلف اور تصنع شامل نہیں ہوتا ہے، پروردگار نے پیغمبر سے فرمایا کہ

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اپنی زحمتوں کا

کوئی اجر نہیں چاہتا اور میں تکلف کرنے والوں میں نہیں ہوں اور رسول اکرم نے بھی فرمایا ہے کہ ہم گروہ انبیاء و ا تقیاء

و امنا ہر طرح کے تکلف سے بری اور بیزار رہتے ہیں

- (مصباح

الشریعیہ ص

208

- (

840

- حماد بن

عثمان!

ایک مرتبہ مدینہ میں قحط پڑا اور صورت حال یہ ہوگئی کہ بڑے بڑے دولت مند بھی مجبور ہوگئے کہ گند میں جو ملا کر کھائیں یا اسے بیچ کر طعام فراہم کریں، تو امام صادق (ع) نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ جو گندم ابتدائے فصل میں خرید لیاہے اس میں جو ملادو یا اسے بیچ ڈالو کہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ عوام الناس جو ملا ہوا گیہوں کھائیں اور ہم خالص گیہوں استعمال کریں۔ (کافی

5

ص

166

/

1

-(

741

- امام کاظم (ع

!)

جب سندی بن شاہک نے آپ سے کفن دینے کی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت (ع) اپنے ذاتی حج، اپنی عورتوں کا مہر اور اپنا کفن اپنے خالص پاکیزہ مال سے فراہم کرتے ہیں۔ (الفقیہ

1

ص

189

/

577

، ارشاد

2

ص

243

، تحق العقول ص

412

، روضة الواعظین ص

243

، فلاح السائل ص

72

، الغیبتہ للطوسی (ر)

30

- امام رضا (ع) ، ہم اہلبیت (ع) کو وراثت میں آل یعقوب (ع) سے عفو ملا ہے اور آل داؤد سے شکر!)

کافی

از محمد بن الحسین بن یزید)۔

- امام رضا (ع)

!

آپ نے بن سہل کے خط میں تحریر فرمایا کہ ائمہ کے کردار میں تقویٰ ، عفت ، صداقت ، صلاح ، جہاد ، اداء امانت صالح و فاسق ، طول سجدہ ، نماز شب ، محرّمات سے پرہیز ، صبر کے ذریعہ کشائش احوال کا انتظار ، حسن معاشرت ، حسن سلوک ہمسایہ ، نیکیوں کا عام کرنا ، انیتوں کا روکنا ، کشادہ روی سے ملنا ، نصیحت کرنا اور مومنین پر مہربانی کرنا شامل ہے۔ (تحف العقول ص

- امام رضا (ع) ہم اہلبیت (ع) جب کوئی وعدہ کر لیتے ہیں تو اسے اپنے ذمہ ایک قرض تصور کرتے ہیں جیسا کہ سرکار دو عالم کے کردار میں تھا

- (تحف

العقول ص

مشکوٰۃ الانوار ص

- امام رضا (ع) ، ہم

اہلبیت)

(ع) سوتے وقت دس کام انجام دیتے ہیں ، طہارت ، داہنے ہاتھ پر تکیہ ،

مرتبہ سبحان اللہ

مرتبہ الحمد لله ،

مرتبہ اللہ اکبر ، استقبال قبلہ ، سورہ حمد کی تلاوت ، آیۃ الکرسی کی تلاوت، شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو الخ تو جو شخص بھی اس طریقہ کو اپنا لے گا وہ اس رات کی فضیلتیں حاصل کرلے گا
- (فلاح

السائل ص

280

روایت حسن بن علی العلوی

- (

نوٹ! بظاہر روایت میں قل ہوا للہ یا انا انزلناہ کا ذکر رہ گیا ہے ورنہ مذکورہ اشیاء صرف نو ہیں۔

746

-عبید بن ابی عبداللہ

البغدادی!

امام رضا (ع) کی خدمت میں ایک مہمان آیا اور رات گئے تک حضرت سے باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ چراغ ٹمٹانے لگا، اس نے چاہا کہ ٹھیک کر دے، آپ نے روک دیا اور خود ٹھیک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں جو اپنے مہمانوں سے کام نہیں لیتے ہیں۔ (کافی

6

ص

283

/

2

-(

747

- ابراہیم بن

عباس!

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ امام رضا (ع) نے کسی شخص سے بھی ایک نامناسب لفظ کہا ہو یا کسی کی بات کاٹ دی ہو جب تک وہ اپنی بات تمام نہ کرے ، یا کسی کی حاجت برآری کا امکان

ہوتے ہوئے اس کی بات کو رد کر دیا ہو یا کسی کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے ہوں ، یا ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں یا کسی نوکر اور غلام کو برا بھلا کہا ہو یا تھوک دیا ہو یا سننے میں قہقہہ لگایا ہو بلکہ ہمیشہ تبسم سے کام لیتے تھے ، جب گھر میں دستر خوان لگتا تھا تو تمام نوکروں اور غلاموں کو ساتھ بٹھالیتے تھے، رات کو بہت کم سوتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہتے تھے، اکثر راتوں میں تو شام سے فجر تک بیدار رہی رہتے تھے، روزے بہت رکھتے تھے، ہر مہینہ تین روزے تو بہر حال رکھتے تھے اور اسے سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے، نیکیاں بہت کرتے تھے اور چھپا کر صدقہ بہت دیتے تھے خصوصیت کے ساتھ تاریک راتوں میں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسا کوئی دوسرا شخص بھی دیکھا ہے تو خبردار اس کی تصدیق نہ کرنا۔ (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

184

/

7

-(

- امام ہادی (ع) زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں، اے اہلبیت (ع) آپ کا کلام نور ، آپ کام ہدایت ، آپ کی وصیت تقویٰ ، آپ کا عمل خیر ، آپ کی عادت احسان آپ کی طبیعت کرم اور آپ کی شان حق و صداقت و نرم دلی ہے۔
(تہذیب

6

ص

100

/

177

- (

Source URL:

<https://www.al-islam.org/ur/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D9%86%DB%81%D9%85-%D8%AC%D8%A7%D9%85%D8%B9-%D9%85%DA%A9%D8%A7%D8%B1%D9%85-%D8%A7%D8%AE%D9%84%D8%A7%D9%82>